شعر و ادب

جناب علیم ناصری

قصیدہ نعتیہ

دل بنا جلوہ گہِ حسنِ شہنشاہِ زمن!
نکہت افروز ہوا رحمتِ حق کا گلشن

مصطفےٰ جس کے زر و سیم ہیں مخزن مخزن
جس کے یاقوت اہر ملیں معدن معدن

ہے وہی نام سکوں بخش و مسرت انگیز
تیز ہو جاتی ہے اس نام سے دل کی دھڑکن

نطقِ بے باک سنبھل اپنی حقیقت پہچان
کون ہے جس کو کہ ہے نعت میں یارائے سخن

یہ قصیدہ نہیں شاہوں کا بقولِ عرفی،
ہے دمِ تیغ پہ یہ راہ، یہ صحرا ہے نہ بن!

نعت گوئی میں رہے حفظِ مراتب کا خیال
چھوٹ جائے نہ کہیں ہوش و خرد کا دامن

نہیں ممکن کہ کوئی لکھے محاسن اُس کے
کام آئے نہ یہاں زورِ بیاں، قوتِ فن

عجز و بیچارگی زیور ہے ہنرمندی کا،
اس کے دربار میں بس حُسنِ عقیدت ہے حَسَن

وہ محمد ہے کہ ہے جملہ محامد کا امیں،
جس کی توصیف کرے خالقِ کونین و زمن

رشکِ صد عود و حنا جعدِ معنبر اُس کے
بڑھ کے تریاق سے تاثیر میں ہے آبِ دہن

خُلق شمشیر ہے اُس کی تو مروت ہے سناں
حلم مغفر ہے تو ہے حسنِ تکلم جوشن

اس کے عرفاں کے مقابل رہے خردل سے حقیر
حکما۔ لاکھ کریں جمع خرد کے خرمن

ہے کسے اس کے سوا حکمِ "دَنَا فَتَدَلّٰی"
شبِ اسرا جو ہو مہمانِ خداوندِ زمن

کون ہے جس کو ملا ہے یہ مقامِ معراج
جس کی چوکھٹ بنے اقصا تو فلک ہو آنگن

بالِ جبریل میں پرواز کی طاقت نہ رہے
بابِ سدرہ سے اٹھے نورِ ازل کی چلمن

دیکھ آئے جو کھلی آنکھ سے آیاتِ خدا
رہ ہے جس کے لیے باقی کوئی تخمین نہ ظن

ذات اسی کی ہے امامِ رسلؐ و جنّ و بشر — کیوں نہ ہو اُس کی اطاعت کیلیے خم گردن

شرقِ الانوار ہوا ہے وہ دیارِ خوش بخت — جس پہ اس مہرِ ہدایت کی پڑی ایک کرن

جس نے اپنایا یہ دستورِ جہاں بانی کا — منبعِ فیض بنا ہے وُہ خداداد وطن

جس زمیں پر بھی کھلائے گئے قرآں کے گلاب — نکہت افروز ہوئے اس میں صد شوخ کے سمن

جہاں لہرایا ہے محبوبؐ خدا کا پرچم — وہ زمیں بن گئی ہے رشد و ہدیٰ کا مسکن

اس کا آئینِ سکونِ مدنیت کا امیں، — جس میں ہر خورد و کلاں چین سے بیٹھے ایمن

رہے محفوظ وُہ خاتون بھی زیور سے لدی — تن تنہا جو بخارا سے چلے تا بہ یمن

بلدۂ امن و اماں ارضِ حرم اس کے طفیل — شہر اس کا ہے کہ ہے ایک جہاں کا مامن

اسی کی برکت سے سرافراز ہوئی آلِ ذبیحؑ — "غیر ذی زرع" بیاباں میں کھلائے جو چمن

اس کے یاروں کو خدا نے یہ بشارت دی ہے — ان کو لاحق ہے کوئی خوف نہ رنج اور محن

کیوں نہ ہو قلب میں تقویتِ ایمان و یقیں — جب وُہ صدیقؓ سے ارشاد کرے "لاتحزن"

سر ہتھیلی پہ لیے پھرتے تھے اس کے جانباز — وُہ جو فرمائے تو قربان کریں تن من دھن

ہر مصیبت کو دل و جاں سے وہ راحت جانیں — کوہ و دریا ہوں مقابل میں کہ ہوں دشت و دمن

جو محب اس کا ہے اللہ کا ہے وہ محبوب — لاکھ وہ رنگ کا اسود ہو زباں کا الکن

جو اِن اوصاف کے حامل تھے جہانگیر ہوئے — ان کی ٹھوکر میں رہے چین و بخارا و ختن

جاں نثار اس کے رہے تاجوروں سے افضل — اس کا دستور دساتیرِ جہاں سے احسن

ان کی ہیبت سے مٹی بعل و ہُبَل کی عظمت — وہی جانباز بنے کفر شکن دیو افگن!

دین اس کا ہے جہاں بھر کیلیے دینِ مبیں — اس کے فرماں میں کوئی شک ہے نہ کوئی الجھن

اس کا فرقانِ مجید ایسا کہ اس کے ہوتے — صحفِ نو ہیں مکرم نہ اساطیرِ کہن!

اے دلِ زار و زبوں اس کی عطاؤں پہ لپک — اس کا انعام ہر انعام سے ہے مستحسن

حذر اس قول و عمل سے ہو وہ کتنا ہی حسیں — جس پہ اللہ کا محبوبؐ لگا دے قدغن

ہے سرے گلکدۂ نطق میں خوشبو اسکی — اس کے پرتو سے شبستانِ سخن ہے روشن

ہے نہاں خانۂ دل اس کی وِلا سے معمور — مجھ پہ حاوی نہیں معمورۂ عالم کے فتن

میں روادار نہیں غیر کی طاعت کا علیم
ساتھ قرآں کے مجھے بس ہیں محمدؐ کی سنن